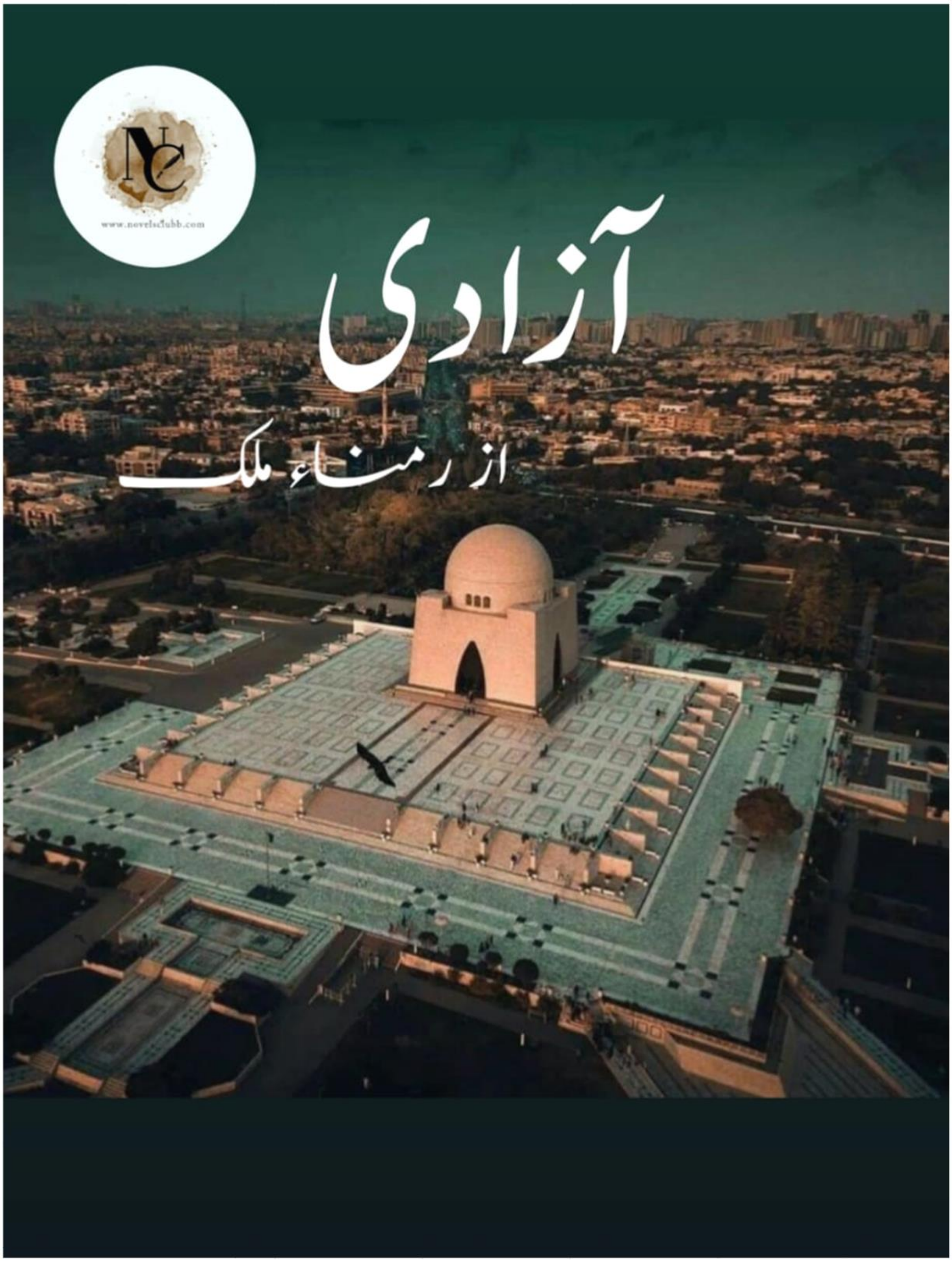
www.novelsclubb.com
آزادی
از رمناء ملک

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

آزادی (شارٹ اسٹوری)

رائٹر رمنا ملک

مکمل کہانی

www.novelsclubb.com

"او کے ایشال میں جا رہی ہوں بہت کام ہیں مجھے۔اف ایک تو گرمی بھی بہت ہے اور یہ گرمی نہ ہماری اسکن کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیتی ہے۔آج تو لازمی سن بلاک لے کر آؤں گی میں نے پیسے جمع کیے ہوئے ہیں۔اور

پلیز میرا انتظار نہ کرنا میں کھانا بھی کھا کر آؤں گی یہ روز روز دال روٹی مجھ سے نہیں کھائی جاتی۔۔"

مائرہ نے اپنی آواز کو بظاہر نارمل رکھتے کہا تھا۔لہجہ اکتاہٹ بھرا تھا۔اور ایشال نے اس کی بڑبڑاہٹ (جو کہیں سے بھی بڑبڑاہٹ نہیں لگتی تھی۔) کو بخوبی سنا تھا اور اس کو دیکھتے اس نے افسوس سے سر جھٹکا تھا۔

"مائرہ!عبایہ تو لے لو یار یہ کیسا لباس پہن کر جاتی ہو تم۔تمہیں ذرا شرم نہیں آتی؟ہمارے ابو تو پہلے ہی نہیں ہیں امی الگ بیمار ہیں لوگ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ نا جانے بیٹیوں کی کس طرح کی پرورش کی ہے۔۔"ایشال نے افسوس سے اس کے لباس کو دیکھتے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ سلیولیس ٹاپ اور کھلے ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔پیروں میں ہائی ہیلز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے اور سر پر سن گلاسسز ٹکائے وہ باہر جانے کو تیار کھڑی تھی۔"

وہ ایک پرائیوٹ آفس میں کام کرتی تھی۔ان کا تعلق غریب طبقے سے تھا۔ گھر میں کمانے والا کوئی نہ تھا۔امی کی دوائیوں کا خرچہ بھی مشکل سے پورا ہوتا تھا۔ایشال تو گھر میں ہی رہ کر طرح طرح کے کام کر کے اپنے گھر کا گزارہ کر لیتی تھی لیکن مائرہ کو یہ کام کرنا بلکل پسند نہیں تھا۔اس کے مطابق یہ غریبوں والے کام وہ بلکل نہیں کر سکتی۔ایشال نے اخراجات کو دیکھتے پڑھائی فلحال ترک کر دی تھی لیکن مائرہ ساتھ ساتھ پڑھائی بھی جاری رکھتے آفس میں کام بھی کرتی تھی۔اس کا رہن سہن ہائی لیول کا تھا۔

"بس کر دو ایشال میں تھک چکی ہوں تمہاری یہ بیہودہ باتیں سن سن کے۔ اپنی یہ پست زہنیت ناکہیں جا کر دفنا ہی دو تم۔اس قوم کو تم جیسی زہنیت کے لوگوں نے ہی برباد کیا ہوا ہے۔اپنی سوچ کو براڈ بناؤ۔اور کوئی اچھی لائف جیو۔۔" وہ ہمیشہ کی طرح کہا جانے والا فقرہ بولتی وہاں سے جا چکی تھی۔اس کی ہیل کی ٹک ٹک ایشال کو کئی دیر تک سنائی دیتی رہی تھی جب تک کہ وہ اپنے اس خستہ حال سے مکان کی گلی عبور نہ کر گئی تھی۔اس کے

www.novelsclubb.com

جاتے ہی اس کی امی نے ایشال کو پکارتے اپنے پاس بلایا تھا۔اس کی امی بستر پر ہی پڑی رہتی تھیں۔ان کو بی پی کا مسئلہ رہتا تھا اور جوڑوں کی تکلیف اتنی شدید تھی کہ وہ کسی کے سہارے کے بنا واشروم تک بھی نہ جاسکتی تھیں۔۔

"اسے ہر بار ایسے نہ کہا کرو ایشال۔یہ نہ ہو وہ ہم سے ہی بد ظن ہو جائے۔"وہ ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھیں۔

"امی آپ اس کا رہن سہن دیکھ رہی ہیں لوگ باتیں بناتے ہیں۔"وہ اپنی پریشانی ہمیشہ کی طرح انہیں بتا رہی تھی۔

"خیر ہے بیٹا ہو جائے گی ٹھیک لیکن اگر ہم ہر بار اسے ایسے ہی کہتے رہیں گے تو وہ ہمیں کچھ بتانا بھی مناسب نہیں سمجھے گی۔"وہ اب ایشال کو سمجھا رہی تھی۔اور ان کی بات پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلا گئی

تھی۔وہ اس عمر میں انہیں بھی پریشان نہیں کر سکتی تھی۔اسی لیے اس پل اسے فقط خاموش رہنا ہی بہتر لگا تھا۔

☆☆☆☆☆

رات ہونے کو تھی اور مائرہ اب تک اپنی دوست امل کے ساتھ گھومنے پھرنے میں مصروف تھی۔ایشال کا پریشانی سے برا حال تھا اور اس کی امی بھی اسی کی فکر میں اب تک جاگ رہی تھیں۔۔

"اچھا یار امل اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے۔اور وہ میری دقیانوسی سوچ رکھنے والی بہن میرا دماغ ہی کھا جائے گی۔۔" مائرہ اپنا پرس اٹھاتی منہ کے زاویے بگاڑتے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے چلو میں تمہیں ڈراپ کر دیتی ہوں۔" مائرہ اثبات میں سر ہلاتی اس کے ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔کچھ ہی دیر میں وہ اسے گھر پہنچا چکی تھی۔اسے سی آف کرتی وہ اپنے گھر والی اسی تاریک گلی میں پہنچ چکی تھی۔

اس جگہ کو دیکھتے ہی اس کا دم گھٹنے لگتا تھا۔پوری گلی اس وقت سنسان پڑی تھی۔اپنے گھر کے دروازے پر پہنچتے اس نے لکڑی کے دروازے کو زور زور سے بجانا شروع کیا تھا۔کچھ ہی پل میں دروازہ وا کیا گیا تھا۔جیسے گھر کے مکین اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

"وقت دیکھا ہے تم نے؟"اس کے اندر آتے ہی ایشال نے کرے تیوروں سے مائرہ کو گھورتے پوچھ گچھ شروع کی تھی۔

""امی بھی ابھی ابھی سوئی ہیں۔اور انہیں کتنی مشکل سے دوا دے کر سلایا ہے میں نے اندازہ ہے تمہیں؟"مائرہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔چہرے پر اکتاہٹ سجائے وہ چارپائی پر بیٹھ کر اپنی سینڈلز اتارنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم سے بات کر رہی ہوں میں مائرہ؟سن رہی ہو تم؟"اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ اسے زور زور سے جھنجھوڑتے بولی تھی۔

"ہاتھ جوڑتی ہوں میں تمہارے سامنے ایشال! کبھی تو میرا سر کھپانا بند کر دیا کرو۔ تنگ آگئی ہوں میں تمہاری اس گری ہوئی سوچ سے۔ یہ آزاد ملک ہمیں اسی لیے ہی تو دیا گیا ہے کہ یہاں ہم اپنی مرضی سے جیسے چاہیں اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ لیکن اپنے اس آزاد ملک میں بھی تم جیسے لوگوں کی سوچ ہمیں جینے نہیں دیتی۔۔" وہ اسے سناتی اپنے اس چھوٹے سے مکان کے اکلوتے کمرے میں داخل ہو چکی تھی۔ ایشال بھی اس کے پیچھے ہی اندر کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"ہمارے رہنماؤں نے یہ آزاد ملک ہمیں اس لیے نہیں دلوایا مائرہ کہ یہاں ہم مغربی طرز زندگی کو ہی اپنا کر اپنی زندگی بسر کریں۔۔" اس کا اشارہ اس کے لباس کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

"بلکہ یہ آزاد ملک ہمیں اس لیے سونپا گیا کہ یہاں ہم دین اسلام کے طے کردہ اصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کر سکیں۔۔ یہ ملک ہمیں آسانی

سے نہیں مل گیا ہمارے عظیم لیڈروں نے اس ملک کو حاصل کرنے کے لیے طرح طرح کی قربانیاں دی ہیں۔اور ان قربانیوں کا مقصد یہ نہیں تھا کہ مغربی طرز کو اپنائے ہم مسلمان بھی ان جیسے ہی بن جائیں۔۔"ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتی وہ مائرہ کو گنگ کر چکی تھی۔

"اگر اس ملک میں آزاد رہنے کا اتنا ہی شوق ہے تو ایسے رہو کہ اس ملک کو بھی کوئی فائدہ پہنچا سکو۔ تمہیں پڑھنا ہے تم پڑھو لیکن تمہاری اس پڑھائی کا فائدہ بھی ہونا چاہیے۔اور وہ فائدہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ پڑھ لکھ کر بھی تم جاہل ہی رہو۔۔"وہ ساکت کھڑی مائرہ کو کندھوں سے تھامتی بولی تھی۔

وہ دونوں جڑواں تھیں لیکن مائرہ تھوڑی ناسمجھ تھی۔ایشال نے ہر قدم پر اس کی رہنمائی کی تھی اور وہ اب بھی وہی کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم میں کچھ کر دیکھانے کا جذبہ ہے تو وہ کرو جس سے اس ملک کو بھی فائدہ ہو۔ وہ پہنو کہ اس ملک کا کلچر نمایاں ہو۔ یہ ملک کئی ماؤں، بہنوں اور

بیٹیوں کی بے جا قربانیوں سے وجود میں آیا ہے مائرہ۔اس ملک کے لیے
صرف مردوں نے نہیں عورتوں نے بھی کئی قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے
جیسے کئی لوگ ہونگے جو پڑھنا چاہتے ہونگے لیکن ان کے وسائل ان کا
ساتھ نہیں دیتے۔ لیکن ہم مل کر اپنے ملک کے لیے کچھ ایسا ضرور کر سکتے
ہیں مائرہ جو اس ملک کو بہتری کی راہ پر گامزن کر سکے۔۔آج کل کے
نوجوانوں کی یہی سوچ انہیں لے ڈوبتی ہے کہ وہ جلد سے جلد امیر سے امیر
تر ہو جانا چاہتے ہیں۔ سب کچھ ایسے ہی حاصل نہیں ہو جاتا۔قربانیاں دینی
پڑتی ہیں۔ صبر کرنا پڑتا ہے۔وقت لگتا ہے لیکن پھر کامیابی آپ کا مقدر بن
ہی جاتی ہے۔ قطرہ قطرہ دریا بنتا ہے مائرہ۔ مجھ سے عہد کرو کہ آئندہ ان
اوباش دوستوں کی سنگت میں نہیں رہو گی۔ایک عورت کے لیے اس کی
عزت ہی سب سے اہم ہوتی ہے میری جان۔ عزت نہ رہے تو اس کے
پاس باقی بھی کچھ نہیں رہتا۔ ہم کچھ کریں گے اور ضرور کریں گے لیکن
غلط طریقے سے نہیں۔ کرو وعدہ ساتھ دو گی میرا؟" وہ اسے بہت کچھ سمجھا

www.novelsclubb.com

رہی تھی۔ سامنے کھڑی مائرہ نے ایک نظر ایشال اور اس کے بڑھے ہاتھ کو دیکھا تھا اور وہ اثبات میں سر ہلاتے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔ ایشال نے زور سے اسے خود میں بھینچا تھا۔

ان دونوں بہنوں نے بہت محنت کی تھی۔ ان کی امی بھی کچھ عرصے میں ہی انہیں اس ظالم دنیا میں تنہا چھوڑ گئی تھیں۔ لیکن ان دونوں نے ہمت نہیں ہاری تھی وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کئی جتن کر رہی تھیں۔ وہ دونوں ہی بہت ذہین تھی۔ زندگی میں کئی مشکلات بھی آئی تھیں لیکن ان کا یہ جنون کہ وہ اپنے ملک کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کریں گی، انہیں تھکنے نہیں دیتا تھا۔ اسکالرشپ پر پڑھتے وہ دونوں آج اس مقام پر کھڑی تھیں جہاں انہیں ہونا چاہیے تھا۔ "صحیح کہا تھا ایشال نے کامیابی ایسے ہی نہیں مل جاتی۔"

www.novelsclubb.com

کامیاب ہونے میں وقت لگتا ہے اور آج وہ دونوں ایک سکول بنانے میں کامیاب ہو ہی چکی تھیں۔ انہوں نے غرباء کے لیے مفت پڑھائی کا انتظام کرنے کے تحت یہ سکول بنایا تھا کہ ان جیسی ایسی کئی ایشال اور مائرہ مالی کمی کی وجہ سے پڑھائی اور اپنے خوابوں کو پانے کی چاہ سے محروم نہ رہ سکیں۔ ان کو اس پاک رب نے کامیابی سے نوازا تھا۔ اور ان بہنوں کی کامیابی کے پیچھے مقصد تھا اس ملک کا دفاع کرنا۔ اس ملک کے باشندوں اس ملک کے نوجوانوں کا دفاع کرنا۔ اور آج وہ دونوں اس مقام پر تھیں کہ وہ اپنے جیسی کئی ایشال اور مائرہ کی بیک بون کا کردار ادا کر سکیں۔ وقت رہتے مائرہ بھی سمجھ چکی تھی۔ وہ امیر ہونا چاہتی تھی اور آج اس کے پاس دنیا کی ہر نعمت موجود تھی۔ سر چھپانے کو اعلی چار دیواری موجود تھی۔ لیکن اسے وقت لگا تھا۔ وہ غلط طریقے سے نہیں بلکہ اپنی حدود میں رہتے اس مقام پر پہنچی تھی۔ وہ جان چکی تھی اس ملک کو کیسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ وہ دونوں اپنی ہی سوچوں میں گم سامنے اس منظر کو غور سے دیکھ اور سن رہی

www.novelsclubb.com

تھیں۔اور ان کو خود پر ایک فخر سا محسوس ہوا تھا۔بیک گراونڈ میں کوئی نظم سنائی دے رہی تھی جس پر بچے سرشاری کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

دونوں بہنوں نے ایک دوسرے کو مسکراتے دیکھا تھا۔ان کا اس ملک کے لیے کچھ کر دیکھانے کا جذبہ اپنی ہی لے میں پھر سے دوڑا اٹھا تھا۔وہ خود بھی وہ نظم گنگنانے لگی تھیں جو کہ اس ماحول کو سرشار بنا رہی تھی ایسے کہ جیسے اس ملک کے باشندوں میں کچھ کر دیکھانے کا جذبہ بیدار کر سکے۔

"ملت کا پاسبان"

ملت کا پاسباں ہے محمد علی جناح

ملت ہے جسم، جاں ہے محمد علی جناح

صد شکر پھر ہے گرمِ سفر اپنا کارواں

اور میرِ کارواں ہے، محمد علی جناح

بیدار مغز، ناظم اسلامیانِ ہند

www.novelsclubb.com

ہے کون؟ بے گُماں ہے، محمد علی جناح

تصویرِ عزم، جانِ وفا، روحِ حُریت

ہے کون؟ بے گماں ہے محمد علی جناح

رکھتا ہے دل میں تاب وتواں نو کروڑ کی

کہنے کو ناتواں ہے، محمد علی جناح

رگ رگ میں اِس کی ولولہ ہے حُبِ قوم کا

پیری میں بھی جواں ہے، محمد علی جناح

لگتا ہے ٹھیک جا کے نشانے پہ جس کا تیر

ایسی کڑی کماں ہے محمد علی جناح

ملت ہوئی ہے زندہ پھر اس کی پکار سے

تقدیر کی اذاں ہے محمد علی جناح

www.novelsclubb.com

غیروں کے دل بھی سینے کے اندر دہل گئے

مظلوم کی فُغاں ہے محمد علی جناح

اے قوم! اپنے قائدِاعظم کی قدر کر

اِسلام کا نشاں ہے محمد علی جناح

عمر دراز پائے، مسلماں کی ہے دعا

ملت کا ترجماں ہے محمد علی جناح

☆☆☆☆☆

(ختم شد)

www.novelsclubb.com